عنایت اللہ خاں مشرقی
اور
سمت قبلہ

از ـــ مولانا محمد ظفرالدین صاحب قادری' رضوی
استاد مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ

علمی حلقہ میں جناب عنایت اللہ صاحب مشرقی کا تعارف سب سے پہلے ان کی تصنیف "تذکرہ" کے ذریعہ سے ہوا تھا' اب ان کی تحریک خاکساریت نے ان کی شہرت عام کر دی ہے' وہ یورپ کی درجنوں ڈگریوں کے مالک اور مختلف فنون میں علم و کمال کے مدعی ہیں اسے دیکھ کر یہ خیال تھا کہ مذہب کے متعلق ان کے معلومات و خیالات کیسے ہی ناقص و غلط ہوں لیکن جدید علوم سے ضرور ان کو واقفیت ہوگی' لیکن ان کے بعض علمی مضامین کو دیکھ کر یہ حسن ظن بھی غلط ثابت ہوا۔ عرصہ ہوا انہوں نے علم ہیئت کی رو سے ہندوستان کی مسجدوں کی سمت قبلہ کے غلط ہونے پر ایک مضمون لکھا تھا' اس کے علاوہ وہ مولویوں کی جہالت' کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً جن عالمانہ خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید علوم میں بھی ان کا پایہ مذہبی علوم سے کم نہیں ہے' اس مضمون میں ریاضی وہیئت اور تاریخی علوم میں ان کے علمی کمالات پر تبصرہ مقصود ہے' مولویوں کی جہالت کے سلسلہ میں وہ فرماتے ہیں :

"آپ کی بلا جانتی ہے کہ مکہ کا رخ دریافت کرنا کسے کہتے ہیں ! آپ کو معلوم ہے کہ جغرافیہ کس بیل کا نام ہے' علم نجوم کسے کہتے ہیں' دوربین کیا ہوتی ہے' خط سرطان کس مرض کو کہتے ہیں اور آپ کو اس کا پتہ ہے کہ مغرب اور شمال کے دو طرفوں کے درمیان خود مسلمانوں ہی نے ۹۰ درجے قائم کئے تھے' ہر درجے کو ساٹھ دقیقہ (منٹ) اور دقیقہ کو ساٹھ ثانیوں (سیکنڈ) میں تقسیم کیا تھا۔"

مشرقی صاحب کی ریاضی کی واقفیت کا نمونہ

مشرقی صاحب کو اس دعوائے ہمہ دانی کے باوجود یہ بھی نہیں معلوم کہ مسلمانوں سے بہت پہلے یونانیوں نے اس فن کو مرتب کیا تھا' بطلیموس کی کتاب مجسطی اس فن میں معروف و مشہور ہے اس بارے میں آپ بھی

اور ملاؤں کے نقش قدم پر نکلے مغرب اور شمال کے دو طرفوں کے درمیان تخصیص بھی عجیب ہے' کیا مغرب اور جنوب کے دو طرفوں کے درمیان ۹۰ سے کم یا زیادہ درجے قائم کئے تھے یا اس کے درجوں کو ساٹھ دقیقوں سے کم و بیش پر تقسیم کیا تھا اور پھر ان دقیقوں کی ساٹھ ثانیہ (سیکنڈوں) سے کم و بیش پر قسمت کی تھی۔ علی ہذا القیاس نقطہ' شمال و مشرق کے دو طرفوں اور نقطہ مشرق و جنوب کے دو طرفوں کو کتنے درجوں اور ان درجوں کو کتنے دقیقوں اور ثانیوں پر تقسیم کیا' جب اس فن میں ہر دائرہ ۳۶۰ درجہ پر منقسم ہے' تو ہر ربع ۹۰ درجہ ہوا' خواہ وہ نقطہ مغرب و شمال کے درمیان ہو یا نقطہ شمال و مشرق کے درمیان' نقطہ مشرق و جنوب کے درمیان ہونا نقطہ جنوب و مغرب کے درمیان' کسی دو نقطوں کے درمیان جس کا فصل ربع دور ہو لامحالہ ۹۰ درجہ ہوگا' اور ہر درجہ ۶۰ دقیقہ اور ہر دقیقہ ۶۰ ثانیہ اور ہر ثانیہ ۶۰ ثالثہ اور ہر ثالثہ ۶۰ رابعہ اور ہر رابعہ ۶۰ خامسہ اور ہر خامسہ ۶۰ سادسہ اور ہر سادسہ ۶۰ سابعہ اور ہر سابعہ ۶۰ ثامنہ اور ہر ثامنہ ۶۰ تاسعہ اور ہر تاسعہ ۶۰ عاشرہ پر منقسم ہوتا ہے' اس لئے یہ تخصیص بالکل غلط اور بے معنی ہے۔

ایک اور نادر تحقیق

مشرقی صاحب فرماتے ہیں :

"مغرب اور شمال کی دو سمتوں میں تین لاکھ چوبیس ہزار مختلف طرفین مسلمانوں نے خود اسی قرآن کی تعلیم کو صحیح سمجھ کر قائم کی تھیں۔"

کیا فن کا حساب ثانیہ ہی تک محدود ہے' جو تین لاکھ چوبیس ہزار سمتیں ہوں گی۔ اس کا حساب تو در حقیقت عاشرہ سے بھی متجاوز ہے' اگر عاشرہ ہی تک مانا جائے جب بھی ہر ربع کی دو سمتوں میں پندرہ سنکھ ستائیس پدم چھبیس نیل چونسٹھ کھرب مختلف سمتیں متعین ہوتی ہیں' ایسی حالت میں ان کو صرف تین لاکھ چوبیس ہزار سمتیں بتانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ میں مشرقی صاحب کی اس خوش اعتقادی کی ضرور تعریف کروں گا' کہ قرآن شریف خواہ پڑھتے ہوں یا نہ پڑھتے ہوں اور سمجھتے ہوں یا نہ سمجھتے ہوں' مگر زبان پر دعویٰ قرآن شریف ہی کا ہے' ربع دائرہ کو ۹۰ حصہ اور ہر حصہ کو ۶۰ دقیقہ اور ۶۰ ثانیہ پر تقسیم کو قرآن شریف کی صحیح تعلیم کا نتیجہ بتانا بھی عجیب دعویٰ ہے' کاش مشرقی صاحب نے ان آیتوں کو بھی تحریر فرما دیا ہوتا' جن سے مسلمانوں نے یہ حساب قائم کئے کہ اس سے اوروں کو بھی فائدہ پہنچتا۔ آپ کے نزدیک گویا قرآن شریف فقہ و مسائل دینی کے بجائے ہندسہ و ہیئت کی تعلیم کی کتاب ہے اسی لئے فقہی مسائل م ف ت ی ب ط جو قرآن شریف سے مستنبط ہوئے ہیں وہ ان کے نزدیک مولوی اور ملا کا بتایا ہوا دین ہے اور ہیئت و ہندسہ کے مسائل قرآن کی تعلیم ہیں ع بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

ایک دعویٰ میں چار غلطیاں

آپ نے اپنے ایک دعویٰ میں چار غلطیاں کیں۔

(۱) مغرب شمال کے دو طرفوں میں ۹۰ درجہ مسلمانوں کا قائم کرنا (۲) مغرب و شمال دو سمتوں کی تخصیص (۳) ان دو سمتوں کے درمیان تین لاکھ چوبیس ہزار سمت بتانا

(۴) اس تقسیم کو قرآن کی تعلیم کا نتیجہ ظاہر کرنا۔

ایک اور غلطی

پھر کہتے ہیں :

"اسی مغرب اور شمال کی سمتوں کے درمیان صرف ایک درجہ ۹۰/۱ حصہ پھر جانے سے دو ہزار تین سو میل کی دوری پر پورے چالیس میل کا فرق پڑ جاتا ہے۔"

یہاں بھی مغرب و شمال کی تخصیص بے معنی ہے، جن لوگوں کا سمت قبلہ منحرف بہ جنوب ہے، ان میں جو لوگ مکہ معظمہ سے دو ہزار تین سو میل کی دوری پر ہیں وہ اگر ایک درجہ صحیح سمت سے پھر جائیں تو کیا ان لوگوں کو چالیس میل کا فرق نہ پڑے گا؟ اسی طرح جو لوگ مکہ معظمہ سے پچھم ہیں اور ان کا سمت قبلہ نقطہ مشرق سے منحرف بہ شمال یا جنوب ہے وہ اگر دو ہزار تین سو میل کی دوری پر ہوں اور سمت قبلہ سے ایک درجہ پھر جائیں تو ان لوگوں کو بھی صحیح سمت سے چالیس میل کا فرق ہو گا یا نہیں، اگر نہیں تو وجہ فرق کیا ہے اور اگر ہو گا تو یہ تخصیص غلط اور بے معنی ہوئی، پھر مکہ معظمہ سے لاہور کا فصل دو ہزار تین سو میل بتانا بھی صحیح نہیں۔ اس لئے کہ فصل طول بہ لوفہ ہے، اگر بالفرض اسے صحیح مان لیا جائے جب بھی ایک درجہ پر چالیس میل کا فرق بتانا غلط ہے ورنہ ۶۰ درجہ کے زاویے پر جہاں مثلث متساوی الاضلاع ہوتا ہے اور شکل ترشی نمودار ہوتی ہے (جس جگہ کرہ عالم پر کھڑے ہونے والے دو متساوی القد انسانوں کے سروں کا فاصلہ قدموں کے فاصلہ سے بقدر ایک قامت زائد ہوتا ہے جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہے) وتر اسی قدر ہونا چاہئے، حالانکہ اس حساب سے وتر دو ہزار چار سو میل ہوتا ہے۔

مکہ سے سورت کی سمت کی تعین میں غلطی

مشرقی صاحب مزید فرماتے ہیں :

مکہ معظمہ سے سورت جہاں عرب پہلی صدی میں سب سے پہلے اترے تھے ٹھیک مشرق کی طرف تھا۔"

یہ بھی محض رجماً بالغیب اور بالکل غلط ہے مکہ معظمہ کا عرض کقہ م ۲۱ درجہ ۴۰ دقیقہ ہے اور سورت کا عرض کقہ ۲۱ دقیقہ ہے الخ ۲۸ دقیقہ کا فرق ہے اور مکہ معظمہ کا طول م مہ یعنی ۴۰ درجہ ۱۳ دقیقہ اور سورت کا عج ۵ صہ یعنی ۳۷ دقیقہ ہے مابین الطولین قہ اس حساب سے دونوں شہروں میں شرقی غربی فرق دو ہزار ایک سو ستاسی میل ہوا، اتنی دوری پر ۲۸ دقیقہ یعنی تقریباً نصف درجہ فرق ہونے سے مشرقی صاحب ہی کے حساب سے سمت قبلہ میں ۱۹ میل کا فرق ہو جائے گا، پھر ٹھیک مشرق کہاں ہوا کہ سمت قبلہ ان کے خیال کے مطابق ٹھیک نقطہ مغرب ہو۔

تاریخی غلطی

مشرقی صاحب فرماتے ہیں کہ :

"عرب جیسی جاہل اور اجڈ قوم چند برسوں کے اندر اندر دو ہزار میل دور مقام کی صحیح سمت دریافت کر سکی، حالانکہ اس وقت جغرافیہ کا نام و نشان موجود نہ تھا اور نہ سطح زمین پر طول بلد و عرض بلد کے خطوط کوئی متنفس جانتا تھا۔"

بے خبری بھی کیا چیز ہے۔ اس کے طفیل میں انسان

جو جی میں آئے کہہ دے کوئی ذمہ داری نہیں، پڑھا لکھا آدمی ایسی بات لکھنی تو درکنار اسے بولتے بلکہ تصور کرتے شرمائے گا۔

علم جغرافیہ کب وجود میں آیا، موجد کون ہے؟ طول بلد عرض بلد کے خطوط اسلام سے کتنے سال پہلے کھنچے گئے، ان کے لئے کشف الظنون اور دائرہ المعارف دیکھئے، صاحب کشف الظنون علم جغرافیہ کی تعریف میں لکھتے ہیں :

هو علم يعرف منه احوال الا قاليم السبعت الواقعت في الربع المسكون من كرة الارض و عروض البلد ان الواقعت فيها و اطوالها و عدد مد نها و جبالها و برارىها وبحورها وانهارها الى ذ لک من احوال الربع واول من صنف فيه بطليموس الفلوزي فانه صنف كتابه المعروف بجغرافيا ايضا بعد ما صنف المجسطي

"علم جغرافیہ وہ علم ہے جس کے ذریعہ کرۂ ارض کے ربع مسکوں کی ساتوں، اقلیموں کے حالات اور ان کی آبادی کے عرض البلد اور طول البلد ان کے شہروں ان کے پہاڑوں، ان کی خشکی، ان کے دریاؤں، ان کی نہروں وغیرہ ربع مسکون کے حالات معلوم ہوتے ہیں، اس فن میں سب سے پہلے بطلیموس فلوزی نے کتاب تصنیف کی مجسطی کے بعد اس نے اس فن پر ایک کتاب لکھی ہے جو "جغرافیہ" کے نام سے مشہور ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ فن جغرافیہ پر جس میں طول و عرض بلد وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے، سب سے پہلے بطلیموس نے کتاب لکھی جس کا زمانہ دوسری صدی عیسوی ہے، دائرۃ المعارف میں ہے۔

بطليموس كلوديوس رياضي فلكي جغرافي يوناني مصري يقال انه ولد في بيلو سوم و نشاء في الاسكندرية في القرن الثاني للميلاد

بطلیموس کلو دیوس عالم ریاضی فلکی جغرافی یونانی مصری دوسری صدی عیسوی میں بیلو سوم میں پیدا ہوا اور اسکندریہ میں نشونما حاصل کی۔

اس سے معلوم ہوا کہ بطلیموس دوسری صدی عیسوی میں پیدا ہوا جب کہ مشرقی صاحب کے خیال کے مطابق جغرافیہ کا نام و نشان نہ تھا اور سطح زمین پر طول بلد عرض بلد کا کوئی جاننے والا نہ تھا۔

رہا عربوں کا صحیح سمت دریافت کر لینا، اگر در حقیقت "سورت" کی مسجدیں عربوں کی بنائی ہوئی ہیں یا اسی بنیاد پر ہیں اور بالکل صحیح سمت قبلہ کی طرف ہیں تو محض نور اسلام کی وجہ سے ہے ورنہ اگر ٹھیک نقطہ مغرب کو ہیں تو ان کے قاعدہ سے ۱۹ میل خانہ کعبہ سے منحرف ہیں۔

سمت قبلہ کی تعین کا مشہور طریقہ

آگے چل کر مشرقی صاحب فرماتے ہیں۔

"میں نے ایک شخص کو لاہور کے ملاؤں اور معماروں کے پاس بھیجا کہ وہ مسجد بناتے وقت قبلہ کا رخ کیوں کر مقرر کرتے ہیں۔ ایک بڑی عمر کے جاہل نے کہا واہ جی یہ تو بہت آسان ہے، قطب تارے کی طرف ہاتھ پھیلا کر اور کندھے کی طرف دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو ناک کی سیدھ میں قبلہ ہے، خیر میں سمجھ گیا کہ ملا کی نجوم دانی کس قدر بے خطا ہے اور اس کا مطلب

یہی ہے کہ جو آپ کہتے ہیں کہ شمالی ہندوستان کا قبلہ مغرب ہی کی طرف ہے۔"

اس سے ظاہر ہوا کہ مشرقی صاحب کی ساری پرواز اور ہندوستان کی مسجدوں کے سمت قبلہ سے انحراف کی ساری عمارت انہوں نے کسی ملا کے بیان پر قائم کی ہے اور اسے غایت دیانت سے تمام مولویوں کی جہالت کے سرمنڈھ دیا ہے' لیکن افسوس ہے کہ وہ اسے ملا یا اس جاہل معمار کی موٹی بات کو بھی نہ سمجھ سکے' اگر وہ اس کے الفاظ پر غور فرماتے تو آسانی سے سمجھ میں آ جاتا کہ ہندوستان کے شہروں کی سمت قبلہ تین طرح کی ہے' بعض کا منحرف بہ جنوب اور ان سب کی پہچان "قطب تارہ" ہے جہاں کا قبلہ ٹھیک نقطہ مغرب ہے وہاں مرکز قطب کو مونڈھے کی ہڈی کے مرکز کے سیدھ میں رکھنا ہوتا ہے اور جس کا قبلہ منحرف بہ شمال ہے وہ قطب تارہ کو مونڈھے کے اگلے حصہ کی طرف کرنا ہوتا ہے' اور جہاں کا قبلہ منحرف بہ جنوب ہو وہاں قطب تارہ کو مونڈھے کی پشت پر رکھنا ہوتا ہے مگر جسے اس کا علم ہی نہ ہو اور اس کی تفصیل سے ناواقف ہو تو وہ لامحالہ اپنی جہالت کا الزام دوسرے کے سر تھوپے گا۔

امام رازی کا طریق تعین سمت قبلہ

امام فخر الدین رازی "تفسیر کبیر" میں فرماتے ہیں :

المسئلتہ الرابعتہ فی د لائل القبلتہ ان الد لائل اما ارضیتہ اوھوائیتہ اوسمایتہ اما الارضیتہ والھوائیتہ فھی غیر منضبوطتہ ضبطا کلیتا اما السماویتہ فادلتھا منھا تقریبیتہ و منھا تحقیتہ اما التقریبیتہ فقد قالوا ھذہ الادلتہ اما ان تکون نھاریتہ اولیلیتہ اما النھاریتہ فالشمس و اما لیلیتہ فھو ان یستدل علی القبلتہ بالکواکب الذی یقال لہ الجدی الرقد فانہ کوکب کالثابت لاتظھر حرکتہ من موضعہ و اما الطریقتہ الیقینتہ وھی الوجوہ المذکورۃ فی کتب الھیتہ مختصرا

چوتھائی مسئلہ دلائل قبلہ کے بیان میں ہے دلائل قبلہ تین قسم کے ہیں' ارضی' ہوائی' سماوی' ارضی اور ہوائی کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے' سماوی دلیلیں دو قسم کی ہیں' تقریبی' تحقیقی' تقریبی بھی دو طرح کی ہیں' نہاری اور لیلی نہاری تو آفتاب ہے اور لیلی یہ ہے کہ سمت قبلہ پر اس کوکب سے استدلال کیا جائے جسے جدی الفرقد کہتے ہیں' اس لئے کہ یہ کوکب اگرچہ حرکت کرتا ہے مگر اتنی کم بمنزلہ ثابت کے ہے' اس کی حرکت ظاہر نہیں ہوتی اور تحقیقی دلائل وہ وجوہ ہیں جو ہیت کی کتابوں میں مذکورہ ہیں۔

نجوم اور ہیت کیا ایک ہیں؟

اس سے معلوم ہوا کہ کوکب یعنی جدی الفرقد قطب تارہ سے استدلال صرف لاہور کی بڑی عمر کے جاہل کی جدت نہیں بلکہ اکابر علمائے کرام امام فخرالدین رازی جیسے مشہور عالم دینی کی تحقیق ہے' بالفرض اگر جاہل ملا کا یہ جواب غلط بھی مان لیا جائے تو اس سے اس کی نجوم دانی سے ناواقفیت کا حکم کس طرح مشرقی صاح نے لگا دیا' کیا ان کے نزدیک علم ہیت اور علم نجوم دونوں ایک چیزیں ہیں' کہ ایک کی ناواقفیت سے دوسرے کی ناواقفیت لازم ہوتی ہے۔ حالانکہ اتنا تو ہر

پڑھا لکھا آدمی جانتا ہے علم ہیئت افلاک کی حرکات اور کواکب کے اوضاع اطور سے بحث کرتا ہے اور علم نجوم میں ان اوضاع و حرکات کے آثار سے بحث ہوتی ہے' اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرقی صاحب علم ہیئت و نجوم کے فرق سے بھی واقف نہیں' پھر اس غلط جواب سے یہ نتیجہ کہاں سے نکالا کہ "شمالی ہندوستان کا قبلہ مغرب ہی کی طرف ہے۔"

ایک ملا کے نہ جاننے سے تمام شمالی ہندوستان کا قبلہ مغرب کی سمت کس طرح ہو گیا' کیا شمالی ہندوستان کی تمام مسجدیں آپ کی بڑی عمر والے جاہل ہی کی رائے اور نقشہ سے بنی ہیں؟

بے بنیاد دعویٰ

اس کے بعد آپ کے قیمتی افادت یہ ہیں :

"نقشہ کے موٹے خط اب سے معلوم ہو گا کہ لاہور کی مسجدوں کا رخ صحیح رخ سے قریبا ۲۵ درجے جنوب کی طرف ہٹا ہے' ایک درجہ کا فرق دو ہزار تین سو میل پر میں نے ابھی چالیس میل بتایا ہے تو اس حساب سے ۲۵ درجوں کا فرق ۲۵ x ۴۰ یعنی ایک ہزار میل ٹھہرا۔"

یہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں' اگر یہ بیان صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو لاہور کی تمام مسجدیں نقطہ' مغرب کو ہیں' حالانکہ نقطہ مغرب سے منحرف بہ جنوب ہونا چاہئے تو لاہور کی مسجدوں کا رخ صحیح رخ سے جتنے درجہ بھی ہو شمال کو ہٹا ہو گا' نہ جنوب کو پھر اسے ۲۵ درجے جنوب کو ہٹا ہوا بتانا بھی غلط ہے' لیکن اگر اسے بھی صحیح تسلیم کر لیا جائے تو بیت المقدس کی سمت میں نہ ہوں گی بلکہ اس شہر کی سمت میں ہوں گی جو لاہور سے جنوب کی طرف واقع ہو گا۔

ایک ہزار میل کا فرق بتانا بھی غلط اور بنا فاسد علی الفاسد ہے' لاہور کی مسجدوں کا رخ اگر ٹھیک نقطہ مغرب مان لیا جائے تب بھی مشرقی صاحب کے اصول کے مطابق جو صرف عرض البلد مکہ معظمہ کا اعتبار کرتے ہیں اور اسی بنا پر وہ ہندوستان میں سورت' ناگپور' کٹک وغیرہ کا قبلہ ان کے خیال میں عرض البلد مکہ معظمہ پر واقع ہیں' نقطہ مغرب صحیح خیال کرتے ہیں بالکل غلط ہے سمت قبلہ جاننے کے لئے صرف عرض البلد کافی نہیں۔ اس کے ساتھ طول البلد کا معلوم کرنا بھی ضرور ہے کہ طول البلد ہی سے عرض موقع معلوم ہوتا ہے جس سے سمت انحراف پہچانی جاتی ہے' مشرقی صاحب چونکہ صرف عرض البلد کا لحاظ کرتے ہیں اس لئے گزارش ہے کہ لاہور کا عرض البلد لال قلعہ ہے' یعنی ۳۱ درجہ ۳۰ دقیقہ ہے اور مکہ معظمہ کا کام قہ یعنی ۲۱ درجہ ۴۰ دقیقہ مابین العرضین ظ ۹ درجہ ۵۰ دقیقہ ہے اس حساب سے پچیس درجہ کا فرق بتانا بالکل بے اصل اور غلط ہے کیا ۳۱ سے ۲۱ کے تفریق کرنے سے ۲۵ بچتے ہیں جب یہ فرق ہی غلط ٹھہرا تو چالیس میں ضرب دے کر ہزار میل کا فرق بتانا بھی غلط ہوا صحیح تین سو ترانوے میل ہے :

سب سے بڑی غلطی مشرقی صاحب کی یہ ہے کہ انہوں نے جواب دینے سے قبل لاہور کی مسجدوں کو خود نہیں جانچا صرف ایک شخص کے کہنے پر ایمان لے آئے کاش اس شخص کو لاہور کے ملاؤں اور معماروں کے پاس بھیجنے بجائے آپ خود اس کی تحقیق کر لیتے تو اتنی

ٹھوکریں نہ کھاتے، یا کسی ایسے شخص کو بھیجتے جو یہ معلوم کر سکتا کہ کون کون سے مسجدیں ٹھیک قبلہ کی سمت ہیں اور کون کون کس قدر اور کس جانب منحرف ہیں تو بھی غلطیوں میں مبتلا نہ ہوتے، لیکن یہ ہوتا کیوں کہ، مشرقی صاحب کو خود ہی نہیں معلوم کہ سمت قبلہ کے معلوم کرنے کا کیا قاعدہ ہے اور مسجدوں کی صحت اور غلطی معلوم کرنے کا کیا اصول ہے۔

غلط سمتیں

وہ آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں :

"اس نقشہ سے صاف ظاہر ہے کہ تمام ہندوستان میں ماسوا سورت، ناگپور، کٹک وغیرہ کے جو اسی عرض البلد پر واقع ہیں، جس پر کہ مکہ معظمہ ہے ہندوستان کی تمام نئی مسجدوں کا قبلہ غلط ہے، ایک مسجد ایسی نہیں جس کے نمازیوں نے آج تک ایک نماز قبلہ رو ہو کر پڑھی ہو۔ لاہور اور امرتسر والوں کا قبلہ بیت المقدس ہے، راولپنڈی والوں کا بغداد اور دمشق، پشاور والوں کا بیروت، دہلی والوں کا بو شہر، ملتان کا کوفہ، کراچی والوں کا مدینہ مدراس والوں کا عدن، بمبئی والوں کا بندرگاہ سوا کن وغیرہ وغیرہ۔"

یہ آپ کی معلومات کا نچوڑ ہے، جس کا ایک لفظ بھی صحیح نہیں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سرے سے سمت قبلہ کے معنی ہی سے ناواقف ہیں اور نہ آپ کو اس کے جاننے کا اصول معلوم ہے، آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ نمازی کا منھ نماز میں جس سمت کو ہو جائے وہی سمت قبلہ ہے اسی سے یہ فیصلہ صادر کر دیا کہ لاہور اور امرتسر والوں کا قبلہ، بیت المقدس، راولپنڈی والوں کا بغداد اور دمشق ہے، اور دو شہروں کا جو طول و عرض میں مختلف ہیں ایک کا قبلہ یعنی بیت المقدس بتانا بالکل غلط ہے، جب دو شہر طول و عرض دونوں میں مختلف ہوں گے تو ان کا قبلہ بھی مختلف ہوگا، ایک ہرگز نہیں ہو سکتا، اس سے بھی بڑھ کر پر لطف بات روالپنڈی کا قبلہ، بغداد اور دمشق کا بتایا ہے، جو طول و عرض میں مختلف ہیں، کوئی ایسے دوشہر جو طول و عرض دونوں میں مختلف ہوں ایک شہر قبلہ ہرگز نہیں ہو سکتے۔

یہ بھی غنیمت ہے کہ روالپنڈی کا قبلہ آپ نے صرف دو ہی شہروں بغداد اور دمشق ہی کو بتایا ورنہ آپ کے عامیانہ اصول پر تو مصلی کے سامنے جتنے شہر، درخت، مکان، پہاڑ، مندر، گرجا وغیرہ واقع ہوں وہ سب اس کے قبلہ ہیں ورنہ تخصیص بلا تخصیص لازم آئے گی۔

سطحی نقشہ سے تعین سمت کی سطحی غلطی

قبلہ میں مشرق صاحب کی غایت معلومات یہ ہیں کہ :

نقشہ اصلاح یا اس سے بہتر نقشہ یعنی اسکولوں کا نکالو اور جس شہر کا سمت قبلہ معلوم کرنا چاہتے ہو اس شہر اور مکہ معظمہ کے درمیان خط کھینچ کر جو سمت معلوم ہو ٹیڑھا یا سیدھا جس طرح کا خط ہو اسی طرح راست یا کج سمت قبلہ ہے۔

مشرقی صاحب نے اسے اپنے رسالہ "مولوی کا غلط مذہب نمبر۹" کے نقشہ میں خط ا ب ج دے کر سمجھایا ہے، شاید ان کو یہ معلوم نہیں کہ ان کے رسالہ یا اخبار

اصلاح کا نقشہ تو درکنار بڑے بڑے نقشوں میں سینکڑوں کیا ہزار لاکھوں بلکہ کروڑوں جگہیں دنیا بلکہ ہندوستان کی ایسی ہیں جن کا نام و نشان تک نہیں، اس کے لئے ساری دنیا کا نقشہ نہ سہی ہندوستان کے لئے کم از کم ایشیا کا نقشہ ضرور ہونا چاہئے جس میں ایک طرف تو وہ شہر ہو جس کی سمت مطلوب ہے دوسری طرف مکہ معظمہ اسے تو جغرافیہ کا معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ ایشیا کے نقشہ میں ہندوستان کے سب بڑے بڑے شہر بھی درج نہیں ہوتے۔

سمتوں کے تعین میں سخت غلطیاں

اس کے بعد مشرقی صاحب نے اپنی خیالی بنیاد پر چند شہروں کی سمت قبلہ بتائی ہے، اس کی واقعی صحت تو الگ رہی خود ان کے خود ساختہ اصول کے مطابق صحیح نہیں ہے، سورت، ناگپور، اور کٹک کا قبلہ نقطہ مغرب کو صحیح بتانا بھی غلط ہے۔

سورت کے متعلق اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مشرقی صاحب کے قاعدہ سے ۱۹ میل سمت قبلہ سے فرق ہے، ناگپور کا عرض ۹۰ ۵ ق یعنی ۲۱ درجہ ۵ دقیقہ ہے، اور مکہ معظمہ کا عرض ۷۰م یعنی ۲۱ درجہ ۴۰ دقیقہ مابین العرضین عالہ یعنی ۳۵ دقیقہ، طول ناگپور عط ہ یعنی ۷۹ درجہ ۵ دقیقہ مابین الطولین ۳۸ درجہ ۵۲ دقیقہ فصل طول ۲ گھنٹہ ۳۵ منٹ ۳۸ سیکنڈ، فرق دو ہزار پانچسو چورانوے میل، جب آپ کے حساب سے دو ہزار تین سو میل پر ایک درجہ کے فرق سے پورے چالیس میل کا فرق پڑتا ہے تو دو ہزار پانچ سو چورانوے میل ۳۵ دقیقہ پر ۲۸ میل کا فرق ہو گا، پھر ٹھیک نقطہ مغرب کہاں ہوا۔

علی ہذا القیاس کٹک کا عرضہ ک ج ل ق ۲۰ درجہ ۳۰ دقیقہ ہے مابین العرضین ای ایک درجہ ۱۰ دقیقہ اور کٹک کا طول فوا ۸۶ درجہ ایک دقیقہ ہے مابین الطولین مہ رح ۲۵ درجہ دقیقہ ہے، فصل طول ۳ گھنٹہ ۳ منٹ، فرق مسافت تین ہزار بیالیس میل تو کٹک کا فرق نقطہ مغرب سے آپ ہی کے حساب سے ۷۰ میل ہوا، پھر کٹک کا سمت قبلہ نقطہ مغرب بتانا کس طرح صحیح ہو گا۔

نیز انہوں نے ہندوستان کے جن جن شہروں کا قبلہ غیر ممالک کے جن جن شہروں کو بتایا ہے وہ جس طرح واقعہ کے خلاف ہے خود ان کے اصول و قاعدہ کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ان شہروں کے عرض میں بھی فرق ہے اور طول کا فرق اس پر مستزاد ہے

اگر بالفرض ان شہروں کے مسلمان ٹھیک نقطہ مغرب کی طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھتے ہوں تب بھی سمت قبلہ کی طرف ٹھیک رخ نہ سہی مگر ان شہروں کی طرف بھی (جنہیں مشرقی صاحب نے ان شہروں کا قبلہ بتایا ہے) رخ نہ ہو گا، وہ لاہور اور امرتسر والوں کا قبلہ بیت المقدس بتاتے ہیں، اولا لاہور اور امرتسر دونوں ایک عرض پر نہیں لاہور کا عرض بلد ۳۱ درجہ ۳۰ دقیقہ کا ہے اور امرتسر کا ۳۱ درجہ ۳۷ دقیقہ کا، دونوں شہروں کے عرض میں ۷ دقیقے کا فرق ہے اس حساب سے اگر بیت المقدس لاہور والوں کا قبلہ ہو گا، یعنی ان کے نقطہ مغرب کے ٹھیک جہت میں ہو گا تو امرتسر والوں کا قبلہ نہ ہو گا اور اگر امرتسر والوں کا قبلہ ہو گا تو لاہور والوں کا نہ ہو گا، حالانکہ واقعہ کے لحاظ سے بیت المقدس لاہور

والوں کا قبلہ ہے اور نہ امرتسر والوں کا' اس لئے کہ بیت المقدس کا عرض لام ۳۱ درجہ ۴۰ دقیقہ ہے۔ جس کا لاہور سے پورے دس دقیقہ اور امرتسر سے تین دقیقہ کا فرق ہے اور بیت المقدس کا طول لہ ید ۳۵ درجہ ۱۴ دقیقہ ہے اور لاہور کا طول عد کج ۷۴ درجہ ۲۳ دقیقہ مابین الطولین لط ط ۳۹ درجہ ۹ دقیقہ فصل طول دو گھنٹہ ۳۶ سیکنڈ' فرق مسافت دو ہزار چھ سو میل' گویا خود ان کے قاعدے سے ۱۰ میل کا فرق ہوا' پھر لاہور والوں کا قبلہ بیت المقدس کس طرح ہوا؟

علی ہذالقیاس طول امرتسر عدمح ۷۴ درجہ ۴۸ دقیقہ ہے تو بیت المقدس و امرتسر کا مابین الطولین لط لد ۳۹ درجہ ۳۴ دقیقہ اور فصل طول دو گھنٹہ ۳۸ منٹ ۱۶ سیکنڈ ہوا اور فرق مسافت دو ہزار چھ سو تیس میل ہوا اس لئے مشرقی صاحب کے قاعدے سے نقطہ مغرب سے ۳ میل کا فرق ہوگا۔ پھر امرتسر والوں کا قبلہ بیت المقدس کہنا کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔

اسی طرح راولپنڈی والوں کا قبلہ بھی بغداد نہ ہوگا' کیونکہ راولپنڈی کا عرصہ لر' لر ۳۸ درجہ دقیقہ ہے اور بغداد کا لج مابین العرضین ب یر ۲ درجہ ۱۷ دقیقہ اور راولپنڈی کا طول عج و ۷۳ درجہ ۶ دقیقہ ہے اور بغداد کا مدلہ ۴۴ درجہ ۴۵ دقیقہ مابین الطول ح ما ۲۸ درجہ ۴۱ دقیقہ فصل طول ایک گھنٹہ ۴۴ منٹ ۴۴ سیکنڈ فرق مسافت ایک ہزار نو سو سترہ میل' یہ فرق اگرچہ طول میں اور شہروں کے اعتبار سے کچھ کم ہے پھر بھی تقریباً دو ہزار میل ہے مگر عرض کا فرق ۲ درجہ ۱۷ دقیقہ ہے جب ایک درجہ پر مشرقی صاحب کے حساب سے ۴۰ میل کا فرق پڑ جاتا ہے تو دو درجہ سے زائد پر فرق ۹۱ میل ہوگا' پھر راولپنڈی والوں کا قبلہ بغداد کو بتانا کس قدر غلط ہے اور دمشق اور راولپنڈی کا مابین العرضین ب ر ۲ درجہ اور ۷ دقیقہ ہے اور مابین الطولین لونب ۳۶ درجہ ۵۲ دقیقہ ہے فصل طول دو گھنٹہ ۳۱ منٹ ۳۸ سیکنڈ اور فرق مسافت دو ہزار پانچ سو چودہ میل ہے اس میں بھی اس کے حساب سے ۲۸ میل فرق ہوا نہ ٹھیک نقطہ مغرب ہوگا کہ راولپنڈی والوں کا قبلہ دمشق قرار دیا جائے۔

اسی طرح پشاور کا قبلہ بیروت بھی صحیح نہیں اس لئے کہ پشاور کا عرض البلد لہ یہ ۳۴ درجہ ۱۵ دقیقہ ہے اور بیروت کا لج ند ۳۳ درجہ ۵۴ دقیقہ مابین العرضین کا یعنی ۲۱ دقیقہ طول پشاور عال ۷۱ درجہ ۳۰ دقیقہ طول بیروت لہ لا ۳۵ درجہ ۵۴ دقیقہ مابین العرضین کا یعنی ۲۱ دقیقہ طول پشاور عال ۷۱-۳۰ دقیقہ طول بیروت لہ لا ۳۵ درجہ ۳۱ دقیقہ مابین الطولین لہ لط ۳۵ درجہ ۵۹ دقیقہ فصل طول ۲ گھنٹہ ۲۳ منٹ ۲۶ سیکنڈ فرق مسافت دو ہزار چار سو میل تو ۲۱ درجہ پر ۱۴ میل کا فرق ہوگا' اسی طرح دہلی کا قبلہ بوشہر نہیں ہوسکتا' دہلی کا عرض البلد کح مت ۲۸ درجہ ۴۲ بوشہر کا الط ۲۹ درجہ ۵۰ دقیقہ مابین العرضین ا ح ایک درجہ ۸ دقیقہ طول دہلی عزک ۷۷ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بوشہر ۵۰ درجہ مابین الطولین کو ک ۲۷ درجہ ۲۰ دقیقہ فصل طول ایک گھنٹہ ۴۹ منٹ ۲۰ سیکنڈ فرق مسافت ایک ہزار چھ سو بیاسی میل پس ۴۵ میل فرق ہوگا۔

یہ بھی صحیح نہیں کہ ملتان کا قبلہ کوفہ ہے کہ ملتان کا عرض ل ج ۳۰ درجہ ۳ دقیقہ کوفہ کا عرض لب مد ۳۲

درجہ ۴۴ دقیقہ ہے مابین العرضین ب ما ۲ درجہ ۴۱ دقیقہ طول ملتان عال قہ ۱۷ درجہ ۳۰ دقیقہ طول کوفہ کد ۲۴ درجہ مابین الطولین مزل ۴۷ درجہ ۳۰ دقیقہ فصل طول ح ی تین گھنٹہ دس منٹ فرق مسافت تین ہزار ایک سو چھیاسٹھ یعنی مشرقی صاحب کے قاعدے سے ایک سو باسٹھ میل فرق ہوگا' پھر ملتان کا قبلہ کوفہ بتانا کیسے صحیح ہوگا۔

کراچی کا قبلہ مدینہ طیبہ بتانا بھی عجیب ہے کراچی کا عرض البلد کہ ۲۵ درجہ' مدینہ منورہ کا عرض لد کہ ۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ ہے مابین العرضین م ۴۰ دقیقہ طول کراچی سز ۶۷ درجہ طول مدینہ طیبہ ۴۰ درجہ ۵۵ دقیقہ فصل طول ایک گھنٹہ ۴۵ منٹ ۴۰ سیکنڈ فرق مسافت ۱۷۳۲ میل تو ۴۰ دقیقہ پر ۲۲ میل کا فرق ہوگا۔

مدارس کا قبلہ عدن بھی نہیں ہوسکتا' عرض مدارس ۱۳ درجہ ۲ دقیقہ' عرض عدن ۱۲ درجہ ۴۵ دقیقہ مابین العرضین ۱۷ دقیقہ طول مدراس ۸۰ درجہ ۲۲ دقیقہ طول عدن ۴۵ درجہ ۳ دقیقہ الطولین لہ یط ۳۵ درجہ ۱۹ دقیقہ فصل طول ۲ گھنٹہ ۱۲ منٹ ۱۶ سکنڈ فرق مسافت ۲۳/۳۳/۲۳ میل یعنی ان ہی کے حسب سے ۱۱ میل کا فرق ہوگا' مدارس کا قبلہ عدن بتانا بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔

بمبئی کا قبلہ بندرگاہ سواکن بتانا اگر مجذوب کی بڑ نہیں تو اور کیا ہے؟ عرض بمبئی یح نہ ۱۸ درجہ ۵۵ دقیقہ ہے' عرض سواکن یط ل ۱۹ درجہ ۳۰ دقیقہ مابین العرضین لہ لہ ۳۵ درجہ ۳۵ دقیقہ فصل طول دو گھنٹہ ۲۲ منٹ ۲۰ سکنڈ فرق مسافت ۲۳۷۵ میل تو آپ ہی کے حساب سے ۲۸ میل کا فرق ہوا۔ ایسی صورت میں بمبئی کا قبلہ سواکن بتانا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

غرض جہاں جہاں کا قبلہ مشرقی صاحب نے جن جن شہروں کو بتایا ہے کل کا کل غلط ہے۔ نہ واقعہ کے اعتبار سے یہ شہر قبلہ ہیں اور نہ مشرقی صاحب کے قاعدہ کے مطابق' سب سے کم فرق امرتسر اور بیت المقدس کے نقطہ مغرب میں ہے وہ بھی ۳ میل ہے اور سب سے زیادہ ملتان اور کوفہ ہے جس میں ایک سو چھیاسٹھ میل کا فرق ہے۔

سمت قبلہ کی تعریف اور اس کے معلوم کرنے کے طریقہ سے ناواقفیت

حقیقت یہ ہے کہ مشرقی صاحب کو نہ سمت قبلہ کی تعریف معلوم ہے نہ وہ اس کے معلوم کرنے کا قاعدہ جانتے ہیں' نہ سمت قبلہ کے فقہی مسائل سے واقف ہیں' سمت قبلہ کی تعریف علمائے ہیت کے نزدیک یہ ہے :

ھی نقطتہ فی الافق من وجھھا وجہ الکعبہ

ترجمہ : سمت قبلہ افق میں اس نقطہ کا نام ہے جو اس کے مواجہ میں ہو گا وہ کعبہ کے مواجہ میں ہوگا۔

اسی نقطہ سے دائرۃ الافق اس دائرہ العظیم سے تقاطع کرتا ہے جو راس البلد اور راس مکہ معظمہ پر ہوتا ہوا گذرے اور قوس سمت قبلہ کی یہ تعریف ہے۔

و اما سمت قوس سمت القبلہ فھی قوس من الافق تقع بین ھذہ النقطہ واحدی نقطی الشمال و الجنوب بشرط ان لایکون اکثر من الربع او احدی نقطی المشرق و المغرب کذالک

وقد قوس انحرا فیها ایضا وهی قدر ما یجب ان یتحرف المصلی من مواجهه احدی النقاط الاربع لیواجه البیت ط ترجمہ : اور قوس سمت قبلہ افق کی وہ قوس ہے جو اس نقطہ اور نقطہ شمال یا جنوب کے درمیان یا اس نقطہ اور نقطہ مغرب و مشرق کے درمیان واقع ہوا بشرطیکہ ربع دور سے زیادہ نہ ہو، اسی کو قوس انحراف بھی کہتے ہیں، یعنی مصلی کو نقاط اربعہ مغرب مشرق اور شمال و مغرب سے کسی قدر انحراف کرنا چاہئے کہ وہ بیت اللہ کے مواجہ میں ہو۔

ہندوستان کے مختلف مقامات کے سمت قبلہ کا اختلاف

ہندوستان مکہ معظمہ سے مشرق میں ہے اسلئے ہندوستان کے قبلہ کی تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ٹھیک نقطہ مغرب میں ہو یا اس قدر کم فرق ہو کہ قابل التفات نہ ہو جیسے اٹاوہ، اناؤ، بہرائچ، جالون، سیتاپور، فرخ آباد، کانپور، کھیری، لکھنؤ، ہردوئی وغیرہ، ان کا انحراف ایک درجہ سے بھی کم ہے، خصوصاً اٹاوہ کہ اس کا انحراف فقط ۳ دقیقہ ہے، دوسرے انحراف شمالی ہو، جیسے بنگال، بہار، اڑیسہ کے تمام شہر اور صوبجات متحدہ کے بعض اضلاع تیسرے انحراف جنوبی ہو، جیسے پنجاب کے تمام شہر اور یوپی کے بعض اضلاع۔

لیکن کن کن شہروں میں کس قدر انحراف شمالی جنوبی ہوگا، اس کا جاننا مسلمانوں کے لئے از حد ضروری ہے، افسوس کہ نہ صرف عام مسلمان بلکہ علماء تک اس سے غافل ہیں، اسی ضروریات کو محسوس کرکے راقم الحروف نے اپنے رسالہ موذن الاوقات میں ہر عرض کے ایک مشہور مقام کے ہر مہینہ اور ہر دن کے جملہ اوقات روزہ نماز ہیئت و توقیت کے قواعد جدید و قدیم سے استخراج کرکے دے دیئے ہیں نیز اس عرض کے تمام اضلاع و قصبات اور مشہور دیہاتوں کا تفاوت جن کا طول و عرض مجھے معلوم ہو سکا دے دیا ہے اس لئے اس کتاب کا افادہ بہت بڑھ گیا ہے، شائقین اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

شہروں کی آبادیوں میں تو مسجد ایک حد تک اس سے مستغنی کر دیتی ہے، مگر جہاں مسجدیں نہیں ہیں یا نئی مسجد بنانی ہے، یا کسی کی سمت قبلہ غلط ہے، وہاں اس کی ضرورت پڑتی ہے، اس لئے صوبجات بنگال، بہار، اڑیسہ، ممالک متحدہ اودھ اور پنجاب کے اضلاع کا سمت قبلہ و قدر انحراف بقید درجہ و دقیقہ معہ جہت انحراف لکھ دیا ہے اس کے بعد دائرہ ہندیہ یا قطب نما سے سمت قبلہ نکال لینا بہت آسان ہے، جس شہر میں نقطہ مغرب سے جس قدر یا جنوب کو انحراف لکھا گیا ہے، اسی قدر شمال یا جنوب کو دیتے ہوئے نماز میں کھڑا ہونا چاہئے واللہ الموفق

قوس انحراف

صوبہ بنگال

نام شہر	دقیقہ	درجہ	جہت
باقرگنج	۳۹	۸	شمالی
بردوان	۱۹	۸	شمالی
پبنا	۵۶	۶	"
جیسور	۴۵	۶	"

دار جلنگ	۳۳	۳	″
ڈھاکہ	۳۵	۷	″
کلکتہ	۷	۸	″
بانکورا	۷	۷	″
بوگرا	۴۶	۶	″
جلپائی گوڑی	۱۵	۴	″
چاٹگام	۱۲	۹	″
دیناجپور	۷	۵	″
رنگپور	۱۱	۵	″
کوچ بہار	۴۲	۴	″
کھلنا	۱۲	۸	″
مدناپور	۲	۸	″
نادیا	۱۷	۶	″
ہوڑا	۵	۸	″

صوبہ بہار و اڑیسہ

مرشد آباد	۲۷	۶	″
میمن سنگھ	۴۴	۶	″
نواکھلی	۳۶	۸	″
ہوگلی	۴۷	۷	″
آرہ	۴۶	۳	″
بلاسور	۵۴	۸	″
پٹنہ	۵۶	۳	″
پوری	۲۹	۱۰	″
چھپرا	۳۷	۳	″
رانچی	۳۰	۶	″
مالدہ	۳۴	۵	″
مظفرپور	۲۵	۳	″
ہزاری باغ	۴۸	۵	″
اودے پور	۵۷	۶	″
بھاگلپور	۴۶	۳	″
پلاموں	۲۳	۴	″
پورینیا	۳۴	-	″
دربھنگہ	۳۳	۳	″
گیا	۴۶	۴	″
مان بونگ	۱۰	۷	″
موتی ہاری	۳۹	۲	″

ممالک مغربی و شمالی

آگرہ	۳	۱	جنوبی
الموڑہ	۲۳	۳	″
اٹاوہ	۳	۰	″
اناؤ	۵۴	۰	شمالی
بارہ بنکی	۴۳	۰	″
بدایون	۱۰	۲	″
بستی	۳۳	۱	″
بلیا	۲۴	۳	″
بہرائچ	۱۷	۰	″
الہ آباد	۵۲	۲	″
اعظم گڑھ	۵۲	۲	″
ایٹہ	۱۸	۱	جنوبی
باندا	۲۶	۲	شمالی
بجنور	۸	۴	جنوبی
بریلی شریف	۱	۲	″

بلند شہر	۵۶	۲	″
بنارس	۳۷	۳	″
پرتاب گڑھ	۲۸	۴	″
پیلی بھیت	۱۲	۲	″
جالون	۵۶	۰	شمالی
جھانسی	۳۶	۱	″
رائے بریلی	۳۸	۱	″
سلطان پور	۵۷	۱	″
سیتاپور	۲۲	۰	جنوبی
علی گڑھ	۷	۲	″
فتح پور	۵۲	۱	شمالی
فیض آباد	۱۹	۱	″
کھیری	۴۷	۰	جنوبی
گونڈا	۲۰	۱	شمالی
مراد آباد	۲	۳	جنوبی
مین پوری	۴۲	۰	″
میرزا پور	۴	۴	شمالی
ہردوی	۲۳	۰	″
ٹھیری گڑھوال	۲۰	۵	جنوبی
جونپور	۵۰	۲	شمالی
دوہرادون	۱۹	۴	جنوبی
ریاست رامپور	۵۲	۲	″
سہارنپور	۲۱	۵	″
شاہجہانپور	۱۱	۱	″
غازی پور	۲۱	۳	شمالی
فرخ آباد	۳۸	۰	جنوبی
کانپور	۹۵	۰	شمالی
گورکھ پور	۷	۵	″
لکھنؤ	۴۱	۰	″
میرٹھ	۵۰	۳	جنوبی
متھرا	۴۰	۱	″
نینی تال	۲۶	۳	جنوبی
ہمہ پور	۳۲	۱	شمالی

صوبہ پنجاب

امرتسر	۴۰	۹	جنوبی
پشاور	۱۶	۱۶	″
جالندھر	۴۵	۸	″
حصار	۱۷	۵	″
ڈی جی خان	۱۰	۱۰	″
رہتک	۲۲	۴	″
شاہپور	۳۹	۱۲	″
فیروز پور	۴۹	۸	″
کوہاٹ	۴۲	۱۵	″
بنوں	۳	۱۲	″
جہلم	۳	۱۲	″
جھنگ	۶	۱۱	″
ڈی آئی خان		۱۰	۱۳
راولپنڈی	۱۳	۱۴	″
سیالکوٹ	۱۵	۱۱	″
شملہ	۱۴	۷	″
کرنال	۱۷	۵	″
گجرات	۴۳	۱۱	″

گجرانوالہ	-	۱۱	″
لاہور	-	۱۰	″
مظفر نگر	۵۲	۹	″
منٹگمری	۲۳	۹	″
گڑھ گاؤں	۵۶	۲	″
لدھیانہ	۵۲	۷	″
ملتان	۵۳	-	″
ہیشیاپور	۲۸	۸	″

پنجاب اور یوپی کے جن شہروں کا سمت قبلہ جنوبی ہے اسے تو مشرقی صاحب شاید تسلیم کرلیں مگر یوپی کے جن شہروں کا قبلہ شمالی ہے' یا بنگال' بہار اڑیسہ کے تمام شہروں کا جن کا قبلہ شمالی ہے' اس کو تسلیم کرنے میں شاید ان کو تامل ہو اور وہ یہ خیال کریں کہ یہ سب شہر مکہ معظمہ سے زائد العرض ہیں' اس لئے کہ ان کے دیئے ہوئے نقشہ کے مطابق خط ملانے سے کعبہ معظمہ جنوب میں آتا ہے نہ شمال کو' اس لئے فقیر اس مسئلہ کو مدلل کرنے کے لیے سمت قبلہ معلوم کرنے کا قاعدہ لکھے دیتا ہے۔

سمت معلوم کرنے کا صحیح طریقہ

فصل طول مکہ معظمہ اور بلد مفروض جس کی سمت قبلہ معلوم کرنا ہو' اگر وہ ۹۰ درجہ سے کم ہے تو عرض جنوبی میں وہ عمود جو سمت الراس مکہ معظمہ پر گزرتا ہوا نصف النہار بلد پر قائم کریں یعنی نقطہ اعتدال سے ایک دائرہ عظیم مکہ مکرمہ کی سمت گزاریں کہ نصف النہار پر آپ ہی عمود ہوگا کیونکہ اس کے دونوں قطب اعتدالین پر گزرا ہے۔

یہ سمت الراس سے ہمیشہ شمال کو گزرے گا' کہ اس عرض میں معدل سمت الراس شمالی ہے' اور سمت الراس مکہ معظمہ معدل سے شمالی تو عمود جو نقطہ اعتدال سے نکل کر سمت الراس مکہ معظمہ پر گزرتا ہوا نصف النہار سے ملا ہو قطعا سمت الراس بلد سے شمالی ہوگا' مگر عرض شمالی میں تینوں حالتیں ہوتی ہیں۔ اگر عرض عمود عرض البلد کے برابر ہے تو موقع عمود عین سمت الراس بلد ہے' یعنی بلد کا دائرہ اول السموت ہی سمت الراس مکہ پر گزرا ہوا ہے اور اگر اس کا عرض بلد سے زائد ہے موقع عمود سمت الراس سے شمالی ہوگا اور اگر عرض بلد سے کم ہے تو جنوبی ہوگا جیسا اس شکل سے ظاہر ہے کہ ا ب ح افق شمالی ہے ب ہ د اس کا اول السموت ب ر د معدل النہار ح قطب شمالی ظاہر ہے کہ اول السموت کا معدل سے فصل اعظم دائرہ نصف النہار پر ہ ر ہے کہ عرض البلد سے پھر کم ہوتا گیا ہے' یہاں تک کہ نقطہ ب پر معدوم ہوگیا ح ر ح ل ح ک ح ی دوائر میلیہ ہیں جو قطب سے نکل کر معدل سے ملے ہیں' اور اول السموت کے نقاط ہ ع ط سہ کا معدل سی عرض بتاتے ہیں' جن میں سب سے بڑا ہ ر ہے' پھر ع ل پھر ک پھر س ی' غرض نصف النہار سے جتنا فصل بڑھتا گیا ہے عرض اول السموت گھٹتا گیا ہے۔

فرض کیجئے کہ تین شہر مساوی العرض ہیں، جن کا عرض، عرض حرم سے زیادہ ہے اور فصل طول ۹۰ سے کم تو بوجہ تساوی عرض مواقع مذکورہ پر ان کے اول السموت کے عرض یکساں ہوں گے۔ فرض کیجئے عرض ع ل ء ض عرض حرم سے زائد ہے، ط ک مساوی اور س ی چھوٹا، تو ان تین شہروں میں مکہ معظمہ سے جس کا فصل طول ل ر ہے، وہاں سمت الراس مکہ معظمہ ط نصف النہار ح ل پر ہے، اور چونکہ ع ل عرض حرم سے زائد ہے، ط اول السموت اور معدل کے بیچ میں پڑے گا، تو عمود ب ن نقطہ اعتدال سے نکل کر سمت الراس حرم پر ہوتا ہوا نصف النہار سے ملا ہوا سمت الراس بلد سے جنوب کو پڑے گا، اور جس کا فصل طول ک ہے، وہاں ط نصف النہار ح ک پر ہے اور چونکہ ط ک مساوی عرض حرم ہے۔ اس لئے ط خاص اول السموت پر واقع ہوگا، اور ب ہ جو اول السموت ہے عمود ہو گا کہ ب سے نکل کہ ط پر گذرتا اور نصف النہار سے ملا ہوا ہے اور جس کا فصل طول ی ہے، وہاں ط نصف النہار ح ی پر ہے چونکہ س ی عرض حرم سے چھوٹا ہے، اس لئے ط اول السموت سے باہر شمالی حصہ میں رہے گا، اور عمود ب م سمت الراس بلد سے شمال کو پڑے گا۔ علامہ موسیٰ رومی شارح چغمینی فرماتے ہیں۔

اعلم ان راس مکہ فی ہذہ القسم (ای الذی طولہ، و عرضہ اکثر من طول مکہ و عرضہا یمکن ان یقع علی دائرۃ اول السموت البلد فیکون سمت القبلہ نقطہ المغرب و الخط الذی علی صوبہا خط المشرق والمغرب وان یقع شمالیا منہا فیکون السمت فی الربع الغربی الشمالی من الافق وان یقع جنوبیا عنہا فیکون السمت فی الربع الغربی الجنوبی کما یقتضیہ العمل بما فی الکتاب الا انہ لا یحب ان یکون الخط المذ کور علی

علامہ ہندی اس کے حاشیہ میں ارقام فرماتے ہیں :

توضیح المقام ان دائرۃ اول السموت تقطع معدل النہار علی نقطتی المشرق و المغرب و غایتہ البعد بینہما انما ھی بقدر عرض البلد و کل من القسی الواقعہ بینہما من دوائر المیال بل من انصاف نہار سائر الافاق اصغر من عرض البلد و کل قوس البعد من غایتہ بعد اصغر من الاقرب و یجوز ان یکون عرض مکتہ فی ہذہ القسم بقدر قوس من ہناہ القسی فیکون سمت راس مکتہ علی اول السموات و سمت البلد و سمت القبلتہ نقطتہ المغرب و یجوز ان یکون عرض مکہ اعظم من تلک القوس فیکون سمت راس مکتہ فی جنوب اول السموت و حینئذ یکون سمت القبلتہ فی الربع الغربی الجنوبی من الافق کما ھو مقتضی العمل الذی ذکرہ المصنف"

اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ جس طرح یہ خیال غلط ہے کہ زائد العرض شہروں کا سمت قبلہ مطلقاً جنوبی ہوتا ہے اسی طرح مشرقی صاحب کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ جو شہر مکہ معظمہ سے ٹھیک پورب واقع ہیں ان کا

قبلہ نقطہ مغرب ہوگا جس بنا پر انہوں نے سورت کو جہاں عرب پہلی صدی میں سب سے پہلے اترے تھے، مکہ معظمہ سے ٹھیک مشرق کی سمت بتایا، اور سورت ناگپور، کٹک وغیرہ کو جو اسی عرض بلد پر واقع ہیں، جس پر ان کے خیال میں مکہ معظمہ واقع ہے، ان کی قبلہ ٹھیک نقطہ مغرب کو صحیح بتایا، امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر میں دلائل قبلہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں !

امام رازی کے دلائل قبلہ

وام الطریقیتہ الیقینیتہ وھی الوجوہ المذکورۃ فی کتب الھیئتہ قالوالسمت القبلتہ نقطہ التقاطع بین دائرۃ الافق و بین دائرۃ عظیمتہ تمربسمت رئوسنا و رئوس اھل مکتہ و انحراف القبلتہ قوس من دائرۃ الافق مابین سمت القبلتہ و دائرۃ نصف النھار فی بلدنا وما بین سمت القبلتہ و مغرب الاعتدال تمام الانحراف قالوا و یحتاج فی معرفتہ سمت القبلتہ الی معرفتہ طول مکتہ و عرضھا فان کان طول البلد مساو یا لطول مکتہ و عرضھا مخالف لعرض مکتہ کان سمت قبلتھا علی خط نصف النھار فان کان البلد شمالیا فالی الجنوب وان کان جنوبیا فالی الشمال و اما اذا کان عرض البلد مساویا لعرض مکتہ و طولہ مخالفا لطولھا فقد یظن ان قبلتہ سمت قبلہ ذالک البلد علی خط الاعتدال و ھو ظن خطاء"

دیکھئے کس قدر روشن تصریح ہے، کہ جب عرض بلد عرض مکہ کے مساوی اور طول بلد طول مکہ کے مخالف ہوں تو خیال کیا جاتا ہے کہ اس شہر کا خط اعتدال یعنی ٹھیک مغرب کو ہے جیسا مشرقی صاحب نے خیال کیا مگر امام رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ خیال غلط ہے۔

استخراج سمت قبلہ کا قاعدہ

اس تمہید کے بعد فقیر بعون المولی القدیر استخراج سمت قبلہ کا قاعدہ وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

قاعدہ یہ ہے، ظم عرض حرم+ ظم فصل طول = عرض موقع جم عرض موقع + ظل فصل طول= محفوظ جیب تفاضل = ظل انحراف۔

اس کی تشریح یہ ہے کہ جس مقام کا سمت قبلہ معلوم کرنا ہو، پہلے اس کے طول کا مکہ معظمہ کے طول سے مفاضل لے لیا جائے۔ اس کے بعد ظل التمام عرض مکہ معظمہ کو جیب التمام فصل طول کے ساتھ جمع کیا جائے ۔ (ظل اور ظل التمام جیب اور جیب التمام وغیرہ کی لوگارثمی اعداد میتھے میٹکل ٹیلس لوگار تھمس چمبر صاحب میں ملیں گے، یہ کتاب رڑکی تامس کالج سے مل سکتی ہے، ۱۲ منہ) حاصل جمع کی قوس معلوم کرکے اس کا کل لے لیا جائے کہ عرض موقع ہے پھر اس کو عرض بلد سے تفریق کیا جائے اگر عرض بلد عرض موقع سے کم ہے تو انحراف شمالی ہو گا اور زائد ہے تو انحراف جنوبی ہوگا، اور برابر میں کوئی انحراف نہ ہوگا، بلکہ سمت قبلہ ٹھیک نقطۂ مغرب کو ہو گا اس کے بعد جیب التمام عرض موقع کو ظل فصل طول کے ساتھ جمع کیا جائے، حاصل جمع کو جیب تفاضل عرض موقع و عرض البلد سے کم کرکے اس ظل کی قوس لے کر ۹۰ تک اس کا تمام لیا جائے، یہ قدر انحراف ہوگا، سمت

قبلہ معلوم کرنے کا یہ آسان طریقہ ہے۔

اس کے بعد اب میں پھر مشرقی صاحب کے افادات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، فرماتے ہیں :

"یہ کہنا کچھ بے جا نہیں ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی پچھلی کئی قرنوں نمازیں اور نقصوں کے علاوہ یقیناً اسی لئے قبول نہیں ہوئیں کہ وہ دین اسلام کے مقرر شدہ قبلہ کی طرف نہ تھیں، خدا اس کم نگاہ اور اندھی امت سے بجا ناراض ہے۔"

اور کمالات کے ساتھ اس دعویٰ سے مشرقی صاحب عالم غیب بھی ہو گئے کہ انہوں نے مسلمانوں کی قرنوں کی نمازوں کو اکارت کر دیا، دیکھئے ان کی پرواز کہاں تک لے جاتی ہے، لیکن یہ دعویٰ بھی ان کے قصور علم کا نتیجہ ہے۔

فہم قرآن کا نمونہ

ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ استقبال قبلہ عام ہے خواہ عین کعبہ معظمہ کی طرف رخ ہو، جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لئے یا محض اس جہت کی سمت ہو جیسے اوروں کے لئے، کلام اللہ کے یہ الفاظ ہیں **فول وجوھکم شطر المسجد الحرام** اور **فولوا وجوھکم شطرہ** اگر عین کعبہ سے استقبال کا حکم ہوتا تو لفظ شطر کے بجائے **فولوا وجوھکم الی بیت اللہ** فرمایا جاتا۔ تفسیر کبیر میں ہے۔

فی الایۃ قولان الاول وھو قول جمھور المفسرین من الصحابۃ و التابعین و المتاخرین واختار الشافعی رضی اللہ عنہ فی کتاب الرسالۃ ان المراد جھت المسجد الحرام و تلقائہ و جانبہ، و قراۃ ابی ابن کعب تلقاء المسجد الحرام۔

یعنی شطر کی تفسیر میں دو قول ہیں، پہلا جمہور مفسرین صحابہ و تابعین و علماء متاخرین اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا کتاب الرسالہ میں پسندیدہ قول یہ ہے کہ مراد جہت سے مسجد حرام ہے اور اس کے مقابل و محاذی ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرات ہی **تلقاء المسجد الحرام** ہے۔

امام رازی نے اس کے بعد دوسرا قول معتزلہ کا بیان کیا ہے کہ شطر سے مراد نصف ہے، اس کے بعد دو دلیلوں سے اسے رد کیا ہے فرماتے ہیں، اگر شطر سے مراد طرف ہو تو لفظ "شطر" بڑھانے کو کوئی فائدہ نہ ہوگا، اس لئے کہ اگر **فول وجھک المسجد الحرام** کہا جائے جب بھی یہی مطلب ہو گا۔ البتہ اگر شطر کے معنی جہت لئے جائیں تو بے شک اس لفظ کے بڑھانے کا فائدہ ہو گا۔ حضرت (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، **البیت قبلۃ لاھل المسجد والمسجد قبلۃ لاھل مکۃ والحرم قبلۃ لاھل المشرق و المغرب**

ایک خوش اعتقادی

آگے مشرقی صاحب کی خوش اعتقادی مغربی قوم کے متعلق ملاحظہ ہو۔

اگر یہی **فول وجوھکم شطر المسجد الحرام** کا حکم کسی مغربی قوم پر نازل ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ یورپ کے ہر حصہ میں کروڑوں نہایت باریک بین رصدی آلات اس مطلب کے لئے شہر بہ شہر نصب ہو جاتے کہ خدائے عزوجل کے آسمانی حکم کے رو سے شطر

المسجد الحرام صحیح طور پر دریافت کریں' وہ قوم ایسے دقیقہ رس اور نازک آلات ایجاد کرتی کہ شمال و مغرب کے درمیان تین لاکھ چوبیس ہزار سمتوں سے ایک گز کا بھی فرق نہ آنے پاتا' ان کے قبلہ کی سمت عین کعبہ کے سیاہ غلاف کے نصف پر آکر پڑتی' جو چھ فٹ لمبا اور چھ فٹ چوڑا ہے۔"

مشرقی صاحب نے خوش اعتقادی کی بھی حد کر دی' ان کو ہمیشہ ایسی ہی باتیں کا یقین ہوا کرتا ہے جو بالکل واقعہ کے خلاف ہوں جنھیں اصلیت سے دور کا بھی علاقہ نہ ہو' مغربی قوموں کو **فول وجوهكم شطر المسجد الحرام** کا حکم تو نہیں لیکن **فول وجوهكم شطر البيت المقدس** کا حکم تو ہے' کہ وہ ان کا بھی قبلہ ہے۔ میں مشرقی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مغربی قوموں نے یورپ میں کتنے کروڑ باریک بین رصدی آلات بیت المقدس کی سمت معلوم کرنے کے لئے شہر بہ شہر نصب کر دیئے۔ کیا مسلمانوں کے لئے خانہ کعبہ کی جو اہمیت ہے مغربی قوموں کے لئے بیت المقدس کی اس سے کم ہے۔

سمت قبلہ معلوم کرنے کے طریقوں اور آلات سے ناواقفیت

مشرقی صاحب باوجود دعویٰ ہمہ دانی اپنے گھر کی دولت سے محروم ہیں' انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ مسلمانوں کے پاس سمت قبلہ معلوم کرنے کے کیسے کیسے باریک آلات ہیں۔ آپ کے تخیل میں تو صرف مغربی قوم ایسے آلات ایجاد کرتی ہیں کہ شمال و مغرب کے درمیان تیس لاکھ چوبیس ہزار سمتوں سے ایک گز کا بھی فرق نہ آنے پاتا اور مسلمانوں کے پاس اس گئی گذری حالت میں بھی ایسے آلات و معلومات ہیں' کہ نقطہ شمال و مغرب کے درمیان پندرہ سنکھ ستائیس پدم چھبیس نیل چونسٹھ کھرب مختلف طرفوں کے درمیان ایک گز تو در کنار ایک انچ کا بھی فرق نہیں پڑ سکتا' اگر جناب کو اس کی خبر نہ ہو تو اس کا کیا علاج' میں بتاتا ہوں کہ اس آلہ کا نام "اسطرلاب" ہے' امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ ادراک سمت قبلہ کے طریقہ یقینیہ کے بیان میں فرماتے ہیں۔

ولذلك طريق اسهلها ان يعرف الجزء الذى يسامت رئوس اهل مكه من فلك البروج وهورمح من الجوزاء ومح ح من السرطان فيضع ذلك الجزء على خط وسط السماء فى الاسطرلاب المعمول لعرض البلاد و يعلم على المرئى علامته ثم يدير العنكبوت الى ناحيته المغرب ان كان البلد شرقيا عن مكه كما فى بلاد خراسان و العراق بقدر ما بين الطولين من اجزاء الحجزة (الى قوله) ويخط على ظل المقياس خطا من مركز العمود الى طرف الظل فذلك الخط خط الظل فيبنى عليه المحراب۔

یہ آلہ آپ کی مغربی قوم کے آلات کی طرح بہت بیش قیمت بھی نہیں جس کا حصول ہر شخص کے لئے ممکن نہ ہو۔ رام پور لائبریری اور کتب خانہ خدا بخش خان مرحوم کے علاوہ دوسرے کتب خانوں میں بھی بہتیرے اسطرلاب ہیں۔ اسطرلاب کے علاوہ میں مشرقی صاحب کو ایک اور آلہ بتاتا ہوں جس سے نہایت

آسانی کے ساتھ سمت قبلہ معلوم کی جاسکتی ہے' اور مغرب و شمال کے پندرہ سنکھ حصوں میں اس کے ذریعہ بھی ایک انچ کا فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ آلہ خاص ہندوستان کی ایجاد ہے جس کی وجہ سے اس کا نام "دائرہ ہندیہ" رکھا گیا۔

علامہ ریاضی بہاؤالدین محمد عاملی اپنی کتاب "تشریح الافلاک" میں اسطرلاب والا طریقہ بتا کر لکھتے ہیں :

"طریق اخراسھل من الاول تاخذ یوم کون الشمس فی احد الجزئیں السابقین (ای ثامنتہ الجوزاء والثالثتہ و العشرین من السرطان) لکل خمس عشر درجتہ من التفاوت بین الطولین ساعتہ ولکل درجتہ اربع دقائق فاذا مضی نصف النهار بقدر ما معکم من الساعات والد قائق زاد طول البلد اوبقی لہ بقدرہ ان نقص فظل المقیاس ح خط سمت القبلہ وھی علی خلاف جھتہ الظل"

علامہ عصمت اللہ اس کی شرح میں اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں :

وذلک لان دائرۃ الارتفاع تمر حینئذ بسمت راس مکہ ایضا و الظل یکون فی سطحھا فخط الظل ھو خط سمت القبلہ فما یحاذی احد طرفی ھنا الخط من اجزاء الدائرہ الھندیتہ یکون نقطہ سمت القبلہ۔"

سمت قبلہ کا معلوم کرنے کا ایک اور آسان طریقہ

یہ تو مشرقی صاحب کو سمت قبلہ کے معلوم کرنے کے آلات کا پتہ بتانا تھا' اب عام مسلمانوں کے لئے سمت قبلہ نکالنے کی سہل ترین ترکیب لکھتا ہوں' ۲۹ مئی اور ۱۴ جولائی کی تاریخوں میں اپنے شہر اور مکہ معظمہ میں جتنے گھنٹے اور منٹ کا فرق ہو' نصف النہار کے بعد اتنے گھنٹے اور منٹ پر کسی عمود یا پایہ کا سایہ دیکھیں یا خود سیدھے دھوپ میں کھڑے ہو جائیں' اس وقت سایہ ٹھیک سمت قبلہ کو بتائے گا' مکہ معظمہ اور کسی شہر کے وقت میں گھنٹے اور منٹ کا فرق اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ اطلس کے آخر میں شہروں کا طول و عرض دیا ہوتا ہے' اس سے مکہ معظمہ اور اس شہر کا طول معلوم کرکے چھوٹے کو بڑے سے تفریق کر دیں' حاصل تفریق کو ۴ میں ضرب دے کر ۶۰ پر تقسیم کریں اس سے گھنٹہ منٹ معلوم ہو جائے گا۔

کاش مشرقی صاحب لاہور کی مساجد کو کم از کم اسی قاعدہ سے دیکھنے کے بعد ان کی سمت قبلہ کے غلط ہونے کا حکم لگاتے۔

آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے :

"میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے سب نمازی مسلمان اگر اپنی نمازوں کو بارگاہ خداوندی میں پھر قبول کرانا چاہتے ہیں' تو سب سے پہلے اپنے غلط قبلوں کو اس صحیح نقشے سے درست کر لیں جو میں نے الاصلاح میں دیا ہے یا اس سے بہتر نقشے سے درست کر لیں غلط قبلوں والی مسجدوں پر آلات رصدیہ کے ذریعہ سے صحیح قبلوں کی نشان از سر نو لگوائیں حتی الوسع پرانی مسجدوں میں جن کے قبلے یقیناً درست ہوں گے' اپنی نمازیں علی الخصوص جمعہ کی نماز ادا کریں۔"

نماز کی قبولیت اور چیز ہے اور شرائط و ارکان کے مطابق ہونا اور چیز ٹھیک سمت قبلہ پر نہ ہونے سے عدم مقبولیت کا حکم لگانا ہرگز صحیح نہیں۔

مشرقی صاحب کے نقشہ کی غلطیاں

الاصلاح کے نقشے سے قبلوں کی درستی کی بھی ایک ہی کہی آپ حکم تو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو دے رہے ہیں اور نقشے میں صرف چند جگہ کے نام دئے ہیں' اور وہ بھی غلط مثلاً پٹنہ کا طول ۸۵ ہے آپ کے نقشہ میں ۹۰ درجہ سے بھی پورب یعنی ۹۲ درجہ ہے اور عرض ۲۵ درجہ ہے مگر آپ کے نقشے میں خط سرطان کے قریب یعنی ۲۳ درجہ ہے اولا تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے اگر قاعدہ صحیح بھی ہو تو مشرقی صاحب کے نقشے میں ایسی فاش غلطیاں ہیں کہ ان پر بنیاد رکھنا کسی طرح صحیح نہیں۔ اگر صحیح نقشہ بھی دستیاب ہو جائے تو اس میں گنتی کی چند جگہوں کے سوا تمام آبادیوں کے نام نہیں ہوتے پھر نقشہ میں اگر وہ جگہ جس کی سمت قبلہ معلوم کرنی ہے مل بھی گئی تو نقشہ میں مکہ معظمہ اور اس شہر کے درمیان خط کھینچ دینے سے اس شہر کی مسجدوں کی سمت قبلہ کس طرح معلوم ہو گی' پھر سطحی خط اور ہے کہ کروی خط اور نقشہ میں ان دونوں شہروں کے درمیان خط ملا دینے سے اس دائرہ کی ساخت پر کس طرح ہوگا جو سمت راس مکہ معظمہ پر گذرتا ہوا اور افق سے متقاطع ہوا۔

ہزار نکتہ باریک تر زمو جاست
نہ ہر کہ مو بتراشد قلندری داند

ایک پر لطف تجویز

سب سے پر لطف آلات رصدیہ کے ذریعہ مسجدوں میں صحیح قبلوں کا نشان بنانے کی تجویز ہے۔ اولا ہر مسجد کے لئے قیمتی آلات آئیں گے کہاں سے' پھر ہر جگہ کے عوام ان کے استعمال سے واقف نہیں۔ مولویوں اور ملاؤں کو آپ ناواقف بتا چکے ہیں' تو کیا ہر جگہ آپ خود زحمت گوارا فرمائیں گے' جن جن مسجدوں میں آپ نے نمازیں پڑھی ہیں' کیا ان کی سمت آپ نے آلات کے ذریعہ سے درست کر لی تھی' اچھرہ کی مسجد کا جہاں آپ چار سال سے مقیم ہیں اور جس میں آپ نے ہزاروں(۱) نمازیں پڑھی ہوں گی سمت قبلہ کیا ہے۔ (یہ فاضل مضمون نگار کا حسن ظن ہے ورنہ مسلمانان اچھرہ سے پوچھ کر دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ مشرقی کو مسجدوں میں جانے کی توفیق ہی نہیں ملی۔ مدیر) نقطہ مغرب سے کس قدر اور کس جانب انحراف ہے' کسی ایسی تجویز کا جس پر خود عمل نہ ہو پیش کرنا مضحکہ انگیز ہے۔

کیا مسجد کی قدامت اس کے سمت قبلہ کی صحت کی دلیل ہے

مشرقی صاحب نے لاہور کے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی تمام ہی مسجدوں کو چھوڑ کر شاہی مسجد' سنہری مسجد اور مسجد وزیر خان میں نماز ادا کریں۔

کیا مشرقی صاحب نے ان مسجدوں کی سمت قبلہ کی تحقیق کرائی ہے یا محض قدامت کی بنا پر ان کی صحت تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے بیان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ قدامت کی بنا پر ان کا قبلہ صحیح سمجھتے ہیں اس لئے کہ وہ لاہور کی تمام مسجدوں کے سمت قبلہ سے منحرف ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔

خاتمہ

مشرقی صاحب کا رسالہ "مولوی کا غلط مذہب نمبر ۹" شروع سے آخر تک بالکل غلط ہے' جو مسجدیں سمت قبلہ کے مطابق ہیں' خواہ وہ نئی ہوں یا پرانی ان کی نمازوں کے سمت قبلہ کے موافق ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں' اور جن مسجدوں کے قبلے صحیح سمت میں نہیں ہیں تو اگر وہ ۴۵ درجہ کے اندر تک ہیں جب بھی نماز صحیح ہو جائے گی' گو ہمارے بتائے ہوئے قاعدہ کے مطابق ان کی سمت قبلہ صحیح کرلینا ضروری ہے لیکن اگر ان کی موجودہ حالت میں بھی ان میں نمازیں پڑھی جائیں جب بھی ہو جائیں گی۔ سمت کعبہ کی جانب رخ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ رخ کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو' پس اگر کعبہ سے خفیف انحراف بھی ہو لیکن رخ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہو تو نماز ہو جائے گی۔ البتہ اگر ۴۵ درجہ سے زیادہ انحراف ہو گا تو استقبال نہ ہوگا' اور اس صورت میں نماز نہ ہو گی

مثلاً ا ب ایک خط ہے' اس پر ہ ج عمود ہے فرض کیجئے کہ کعبہ معظمہ عین نقطہ ح کے محاذی ہے۔ دونوں قائمے ا لا ج اور ج ہ ب کی تنصیب کرتے ہوئے خطوط ہ ر ہ ح کھینچے تو یہ زوایئے ۴۵۔۴۵ درجے کے ہوئے۔ کیوں کہ قائمہ ب ۹۰ درجہ کو ہوتا ہے۔ اس شکل کے مطابق جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے اگر نقطہ ج کی طرف رخ کرے تو عین کعبہ کی جانب ہو گا' اور اگر داہنے یا بائیں ر یا ح کی طرف جھکے تو جب تک ح ر یا ج ح کے اندر ہے جہت کعبہ میں ہے اور جب ر سے بڑھ کر دا یا ح سے گذر کر ح ب کے درمیان ہو جائے گا' تو جہت بالکل بدل جائے گی' اور نماز نہ ہو گی۔

واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ

شعبان المعظم ۳۵۸ ھ روز سہ شنبہ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۳۹ء

"امام احمد رضا نے دو قومی نظریہ کی علمی تشریح و تعبیر پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنا وسیع حلقہ عقیدت پیدا کیا اور ان کے اس عظیم حلقہ ارادت نے تحریک پاکستان کے دوران قائد اعظم کی بھرپور مدد کی گویا اس طرح آپ نے تحریک پاکستان کو تقویت بخشی۔"

(ڈاکٹر محمد شمس الدین' جامعہ کراچی)